زبان و بیان کی موزونیت اور کتاب کی سیٹنگ میں سلیقہ مندی کی کمی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح مصنف نے اپنے بیان کردہ بعض اصولوں سے انحراف کیا ہے، اسی طرح مترجم نے بھی ترتیب وتدوین کے اصولوں کا پورا پورا لحاظ نہیں رکھا، حالانکہ ان کو مصنف پر اعتراض کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کتاب کو بطورِ نمونہ کے پیش کرنا چاہیے تھا، جب کہ زیرِ نظر کتاب کا ٹائٹل اور سرورق ہی جاذبیت اور سلیقہ شعاری سے خالی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ ایڈیشنوں میں کتاب کی ترتیب واشاعت کو معیاری بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ یہ کتاب کارڈ ٹائٹل کے ساتھ غیر مجلد چھپی ہے۔

فصاحۃ مؤمن شرح دروس البلاغہ، مؤلف: قاری عبدالرؤف مؤمن زیدی، صفحات: ۱۸۸۔

یہ درس نظامی کی معروف کتاب ''دروس البلاغۃ'' کی اردو شرح ہے، جسے منڈی بہاؤ الدین پنجاب کے ایک عالم دین قاری عبدالرؤف مؤمن زیدی نے تحریر کیا ہے، شرح میں انداز یہ اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے عبارت پھر ترجمہ، پھر تشریح اور آخر میں عبارت کی ترکیب ذکر کی گئی ہے، ترجمے اور تشریح کی زبان کافی حد تک رواں اور سلیس ہے۔ ترکیب میں اختصار اور علاماتِ ترقیم کے نہ ہونے کی وجہ سے بعض جگہ الجھن پائی جاتی ہے۔ قاری کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اس لفظ کا تعلق کس سے جوڑا جا رہا ہے، لہٰذا مزید وضاحت کردی جائے اور پوری کتاب میں جدید علامات ترقیم کا اہتمام قارئین کے لئے آسانی وسہولت کا باعث ہوگا۔

''دروس البلاغۃ'' کی یہ شرح طلباء وطالبات اور مدرسین کے لئے حل کتاب میں بہترین معاون ہوگی۔ یہ کتاب درمیانے کاغذ اور مضبوط جلد بندی کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ درج ذیل پتے سے اسے منگایا جاسکتا ہے:

سید قاری عبدالرؤف مؤمن زیدی، جامعہ فاروق اعظم، متصل جامع مسجد گلستان، سرکلر روڈ شجاع آباد، ملتان۔

غیبت سے بچئے، مؤلف: مولانا عبدالحیؒ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ، ناشر: مکتبۃ الحي والمدنی، صفحات: ۲۸۰۔

یہ کتاب مولانا عبدالحیؒ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے تین ماہ کے قلیل عرصے کے اندر اٹھارہ سال کی عمر میں تالیف فرمائی تھی، کتاب کا اصل نام ''زجر الشبان والشیبہ عن ارتکاب الغیبہ'' ہے۔ ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی زیدہ مجدہ کے مشورے سے یہ نام تبدیل کر کے اس کا نیا نام ''غیبت سے بچئے'' رکھا گیا، اس میں قرآن وسنت اور آثار کی روشنی میں غیبت سے بچنے کی ترغیب اور اس کے احکام سے متعلق تفصیلی گفتگو کی گئی ہے، کتاب کا یہ جدید ایڈیشن مولانا محمد امیر علوی میرٹھی کے حواشی وتعلیقات کے ساتھ شائع ہوا ہے، انہوں نے اس میں پیراگراف بنائے، حوالہ جات لکھے اور فارسی اشعار کا ترجمہ کیا۔ کتاب کی ابتداء میں انہوں نے مؤلف کا تعارف بھی ذکر کیا ہے۔

کتاب میں بعض ضعیف روایات اور ایسے واقعات بھی آگئے ہیں جو محل نظر ہیں، ان میں سے صفحہ نمبر